

مالی نظام کو وسیع اور گہرا کرنا مرکزی بینکوں کے اہم اسٹریٹجک مقاصد میں شامل ہوتا ہے۔ ہمارے جیسے ترقی پذیر ممالک جہاں پر مالی نظاموں کی مجموعی سرایت قدرے پست ہے، وہاں کے مرکزی بینکوں کو معیشت کے تمام شعبوں تک مالی نظام کی رسائی بڑھانے کے لیے سخت محنت کرنا پڑتی ہے۔ اسٹیٹ بینک جامع انداز میں تمام فریقوں کے ساتھ مل کر منڈی پر مبنی ایک ایسے شمولیتی مالی نظام کی تشکیل کے لیے کوشاں ہے جو معیشت کے تمام اجزاء خصوصاً، زراعت، خرد اداروں، چھوٹے و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز اور پست لاگت کی رہائش جیسے شعبوں کی مالی ضروریات پوری کر سکے جو کمرشل لحاظ سے کم پرکشش لیکن اسٹریٹجک لحاظ سے بے حد اہمیت کے حامل ہیں۔ مالی سال 15ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے مالی شمولیت کو بڑھانے کے لیے متعدد پالیسی، ضوابطی اور اسے فروغ دینے کے متعدد اقدامات کیے جس میں مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی (این ایف آئی ایس) بھی شامل ہے۔

4.1 مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی (این ایف آئی ایس)

بحیثیت مجموعی مالی شمولیت بڑھانے اور نجی شعبے کے قرضوں میں توسیع کو درپیش مسائل مالی شعبے کی پالیسیوں کے دائرے سے باہر ہیں اور انہیں وسیع تر اقتصادی، سماجی اور سیاسی تناظر میں حل کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ عوامل جو ضروری توجہ کے متقاضی ہیں ان میں اقتصادی چکر، کاروباری ماحول، بڑھتا ہوا حکومتی قرضہ، صفائی رکاوٹیں اور معیشت میں غیر رسمی ذرائع کا پھیلاؤ شامل ہیں۔ شمولیت پر مبنی مالی شعبے کی ترقی کے لیے اسٹیٹ بینک کی سرگرم کوششوں میں حامل مشکلات میں فریقوں کے درمیان کمزور تعاون، مالی شعبے کے انفراسٹرکچر کی حدود، قانونی اور عدالتی فریم ورک کے مسائل اور مالی اداروں و صارفین دونوں میں استعداد کا فقدان شامل ہیں۔

مذکورہ پس منظر میں سال کے دوران عالمی بینک کے اشتراک سے مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی (این ایف آئی ایس) تشکیل دی گئی۔ حکمت عملی تشکیل دینے وقت تمام فریقوں سے جامع مشاورت کی گئی جس کا نتیجہ حکمت عملی کے مقاصد اور طرز فکر پر قومی اتفاق رائے کی صورت میں نکلا۔ مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی میں ایک ایسے مالی نظام کا تصور پیش کیا گیا ہے جس میں افراد اور فرم خصوصاً معاشرے کے پسماندہ اور نظر انداز طبقات معیاری ادائیگیوں، بچتوں، قرضہ و بیمہ خدمات سمیت متعدد مالی سہولتوں تک باعزت اور شفاف انداز میں استفادہ اور ان تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی آئندہ پانچ برسوں (2015-2020) کے دوران مالی شمولیت کو فروغ دینے کی کوششوں کے لیے رہنمائی فراہم کرے گی۔ اس حکمت عملی کے مقاصد کو حکومت پاکستان کے وژن 2025 سے ہم آہنگ کیا گیا ہے۔ حکمت عملی کے کامیاب نفاذ کے لیے جن اہم اقدامات کی نشاندہی کی گئی ہے ان میں مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی سے پختہ وابستگی، سازگار قانونی و ضوابطی فریم ورک، مناسب نگرانی اور عدالتی استعداد اور اطلاعاتی و مواصلاتی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کا انفراسٹرکچر شامل ہیں۔ مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی میں جن اہم مقاصد کا تعین کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں :

- بنیادی ادائیگیوں، ترسیلات زر اور بچت مصنوعات کو متنوع بنانا
- مالی مواقع بڑھانا
- بیمہ خدمات کی سرایت میں اضافہ
- زیادہ کارکنوں کو پنشن کی فراہمی
- مکاناتی مالکاری مصنوعات کی تیاری
- اسلامی مالکاری کا فروغ

• صارفین کا تحفظ یقینی بنانا اور مالی خواندگی میں اضافہ، خاص طور پر معاشرے کے پسماندہ اور نظر انداز طبقات میں۔

4.1.1 مالی خواندگی کا ملک گیر پروگرام (این ایف ایل پی)

اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں اپنی نوعیت کا پہلا مالی خواندگی کا ملک گیر پروگرام 2012 میں شروع کیا تھا جس کا مقصد مالی شمولیت اور غربت کے خاتمے کی کوششوں کو تقویت دینا تھا۔ مالی خواندگی کا ملک گیر پروگرام ایشیائی ترقیاتی بینک، پی پی اے، پی پی اے ایف اور ہیڈنگ پوائنٹ (مشیر) کی اعانت اور اشتراک سے شروع کیا گیا تھا۔ اس پروگرام کی توجہ عوام کو مالی تصورات، مصنوعات و خدمات کے بارے میں بنیادی تعلیم پر مرکوز تھی جس میں بجٹ سازی، بچتوں، سرمایہ کاریوں، بینکاری مصنوعات و خدمات، قرضہ جاتی انتظام اور صارفین کے حقوق و فرائض و ذمہ داریوں پر آگاہی دی گئی۔ اس پروگرام کا پائلٹ جولائی 2012 میں مکمل ہو گیا تھا۔ تیسرے فریق نے اس پروگرام کی جانچ کی تھی اور اس کی مثبت قدر پیمانی کے بعد اب یہ پروگرام ملک گیر سطح پر منعقد کیا جا رہا ہے۔ قومی سطح کے پروگرام کو دو اجزاء میں تقسیم کیا گیا ہے (i) مالی خواندگی کے ملک گیر پروگرام کی وسعت کو قومی سطح پر بڑھانا (ii) بچوں اور نوجوانوں کی مالی خواندگی کے پروگرام کا آغاز جس کا بنیادی مقصد بچوں اور نوجوانوں کو بنیادی مالی تعلیم کی فراہمی اور انہیں سماجی و اقتصادی شعبوں میں مستقبل میں ان کے کردار کے حوالے سے تربیت مہیا کرنا ہے۔

4.1.2 تبادلے پر مبنی تربیت کا پروگرام

اسٹیٹ بینک نے مالی اداروں کے افسران کے لیے تبادلے پر مبنی بین الاقوامی تربیتی پروگراموں کا آغاز بھی کیا۔ اس ضمن میں مختلف ممالک میں چار پروگراموں کا اہتمام کیا گیا۔ اس سلسلے کا پہلا پروگرام ترکی میں منعقد کیا گیا جس میں مختلف مالی اداروں اور اسٹیٹ بینک کے بعض افسران نے شرکت کی۔

4.2 زرعی قرضہ

جدول 4.1: زرعی قرضے کی تقسیم (رقم ارب روپے)			
بینک	م 14ء		م 15ء
	حقیقی	ہدف	حقیقی
پانچ بڑے کمرشل بینک	188	252.5	263
تخصیصی بینک	69.5	77.9	95.8
زرعی ترقیاتی بینک	10	8.8	10.5
پنجاب پراڈنشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ	90.4	84.8	109
مٹی ملی بینک	21.6	22.8	33
خرد مالکاری بینک	0.5	1.5	5
اسلامی بینک	380	391.3	516
مجموعہ			

ماخذ: شعبہ زرعی قرضہ و خرد مالکاری، بینک دولت پاکستان

بینکوں نے مالی سال 15ء کے دوران زرعی قرضوں کے علامتی ہدف سے زیادہ قرضے دیے۔ 500 ارب روپے کے ہدف کے مقابلے میں بینکوں نے سال کے دوران 516 ارب روپے کے قرضے دیے جو گزشتہ سال کے 391 ارب روپے کے مقابلے میں 32 فیصد زیادہ ہیں۔ اس بلند نمو کا باعث بننے والے عوامل میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کو زرعی مالکاری کے امکانات کے متعلق ترغیب دینے کی کوششیں، زرعی قرض گاری جزدان کو متنوع بنانا، زرعی قرض گاری اسکیم میں مزید مالی اداروں کو شامل کرنا، فی ایکٹر قرضے کی حدود میں اضافہ، رسدی زنجیر اور ویئر ہاؤس رسیٹ جیسی اختراعی مصنوعات متعارف کرانا، اور قرضوں کی طلب بڑھانے کے لیے بینکوں کے اہداف کی سخت نگرانی اور نچلی سطح پر کاشت کاروں کی آگہی و مالی خواندگی کے پروگراموں کا انعقاد شامل ہیں۔ قرضوں کی تقسیم کی بینک وارتقعیات کو جدول 4.1 میں دیا گیا ہے۔

4.3 خرد مالکاری

بعض بیرونی دشواریوں کے باوجود خرد مالکاری کے بیرونی شعبے نے مضبوط نمو دکھائی۔ سازگار ماحول کے باعث موجودہ اور نئے سرمایہ کاروں دونوں نے خرد مالکاری بینکوں (ایم ایف بیز) میں سرمایہ کاری جاری رکھی۔ خرد مالکاری بینکوں کی کارکردگی کے تمام اہم اظہاریوں میں نمو دیکھی گئی۔ خرد مالکاری بینکوں کی نمو میں قرضے کو انجن کی حیثیت حاصل ہے اور اس میں مضبوط نمو دیکھنے میں آئی، جو حوصلہ افزا ہے۔ ایک اور اہم پیش رفت موبائل فون بینکاری کی صحت مند کارکردگی ہے جو آٹھ شرکا کے ذریعے اس شعبے میں تقسیم کے وسیع، پست لاگت اور آسان رسائی کے ذرائع کا اضافہ کر رہے ہیں۔

بکس 4.1: مالی سال 15ء کے دوران زرعی قرض کو فروغ دینے کے اقدامات

- فصل قرضہ بینک کی وسعت میں اضافہ: اسٹیٹ بینک نے فصل قرضہ بینک کی وسعت میں اضافہ کرتے ہوئے اسے 112.5 ایکڑ سے 125 ایکڑ کر دیا۔ اسکیم کے تحت، جو تمام چھوٹے کاشت کاروں کے لیے لازمی ہے، حکومت ایک موسم میں چھوٹے کاشت کاروں کے لیے فی فصل 2 فیصد تک پرمیٹ کی لاگت برداشت کر رہی ہے۔
- ویزا کس رسٹ فنانسنگ کا فریم ورک: اسٹیٹ بینک نے گودام رسید قرضہ کے لیے فریم ورک کا مسودہ جاری کیا جس میں کاشت کاروں، تاجروں، پروسیسرز اور قدرتی زنجیر کے دیگر فریقوں کو قرضوں کی فراہمی کے لیے بینکوں کو تخصیصی مصنوعات تیار کرنے میں سہولت دی گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے ملک میں ویزا کس رسٹ فنانسنگ کے قابل عمل ہونے کو جانچنے کے لیے دو پائلٹ منصوبوں (سندھ اور پنجاب) میں سہولت دی ہے۔ یہ منصوبے بینکوں، ایم ایف بی، گودام آپریٹرز اور ضمانت کے انتظام کی کمپنی کے اشتراک سے شروع کیے گئے تھے۔
- چھوٹے اور پسماندہ کاشت کاروں کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم: اسٹیٹ بینک نے وفاقی حکومت کے فنڈز سے چھوٹے اور پسماندہ کاشت کاروں کے لیے ایک قرضہ ضمانت اسکیم تیار کی ہے جس میں ضمانت نہ رکھنے والے چھوٹے اور پسماندہ کاشت کاروں کو قرضوں کی آمدورفت میں سہولت دی جائے گی۔ قرضہ اسکیم کا مقصد مالی اداروں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے کہ وہ مناسب ضمانت (بینک کے لیے قابل قبول) نہ رکھنے والے چھوٹے کاشت کاروں کو قرضے دیں تاکہ ان کی سرمایہ جاتی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔
- مالی اختراع چیلنج فنڈ کا دوسرا مرحلہ: سہولت کا یہ مرحلہ مارچ 2014ء میں شروع کیا گیا تھا جس کا مقصد اختراعی دیہی و زرعی مالی خدمات کو فروغ دینا تھا۔ اس مرحلے میں مالی اختراع چیلنج فنڈ کے تحت اس وقت اختراعات کی جانچ کے لیے 12 اداروں کو اعانت مہیا کی جا رہی ہے۔ ان اختراعات میں زرعی قدرتی زنجیر کی مالکاری، گودام رسید قرضہ، سہ زرعی قرضہ، اسلامی خرد مالکاری قرضہ، زرعی قرضوں اور قیثوں کی معلومات کے لیے آئی سی ٹی کے طریقوں کا استعمال وغیرہ شامل ہیں۔
- زرعی قدرتی زنجیر و دیہی مالیات پرائیمری الاقوامی کانفرنس: اسلام آباد میں دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی گئی جس کا مقصد پاکستان میں اختراعی زرعی قدرتی زنجیر کی مالکاری کو فروغ دینا ہے۔ اس کانفرنس میں 350 سے زائد مقامی اور بین الاقوامی مندوبین نے شرکت کی۔

جدول 4.2: خرد مالکاری بینکوں کی کارکردگی - م 2014-15ء			
رقم ملین روپوں میں	جون 2014ء	جون 2015ء	سال بسال نمو
کلیدی اظہار یہیے			
قرض گبر	1,095.96	1,296.20	18.3
قرضے کا نام جزدان	33,479.27	45,581.50	36.1
امانتیں	36,923.13	52,016.29	40.9
امانت گزار	4,331.08	11,598.52	167.8
اثاثے	62,419.01	82,837.96	32.7
ایکویٹی	13,452.06	16,705.30	24.2
غیر فعال قرضے	1.55 فیصد	1.76 فیصد	

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اس وقت ملک میں دس ایم ایف بیز کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے نو کے پاس قومی سطح کے خرد مالکاری بینکوں کے لائسنس ہیں اور ایک کے پاس صوبائی سطح (صوبہ سندھ) کا لائسنس ہے۔ تمام خرد مالکاری بینک فنانسنگ میں بیرونی و مقامی سرمایہ کاروں کے پاس ہیں۔

مالی سال 15ء کے دوران کچھ خرد مالکاری بینکوں میں نئی ایکویٹی کے ادخالات کی وجہ سے آخر جون 2015ء تک خرد مالکاری بینکوں کی مجموعی ایکویٹی بنیاد بڑھ کر 16.7 ارب روپے تک پہنچ گئی جو گزشتہ برس 13.4 ارب روپے تھی اور یہ اس میں 24 فیصد نمو کو ظاہر کرتی ہے۔ خرد مالکاری بینکوں کی امانتوں میں بھی سال کے دوران 41 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی اور یہ جون 2015ء تک بڑھ کر 52 ارب روپے تک پہنچ گئی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 37 ارب روپے تھی۔ خرد مالکاری بینکوں کے اثاثوں میں بھی سال کے دوران 33 فیصد نمو ہوئی اور یہ بڑھ کر 82.8 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ خرد مالکاری بینکوں کا خام قرضہ جزدان سال کے دوران 12 ارب روپے (36 فیصد) اضافے کے ساتھ بڑھ کر 46 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ آخر جون 2015ء تک خرد مالکاری بینکوں کے ڈپاز میٹرز کی تعداد بڑھ کر 11.5 ملین تک پہنچ گئی جو گزشتہ برس کے 4.3 ملین کے مقابلے میں 168 فیصد کی حیرت انگیز نمو ظاہر کرتی ہے۔ اس اضافے کا اہم سبب ایم والٹ کھاتوں میں حیران کن نمو ہے جو آخر جون 2015ء تک بڑھ کر 7 ملین تک پہنچ گئے ہیں۔ خرد مالکاری بینک منڈی کی مضبوط طلب اور قرضوں کی بہتر بازیابی کے باعث اپنے قرضوں کے حجم میں مسلسل اضافہ کر رہے ہیں۔ سال کے دوران جزدان کا معیار اچھا رہا جس میں غیر فعال قرضے 1.76 فیصد تھے جو گزشتہ برس کے 1.55 فیصد سے زیادہ ہیں۔

4.4 چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز (ایس ایم ایز) کی مالکاری

چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز روزگار کی تخلیق کے ذریعے اقتصادی و سماجی ترقی میں خاصا اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سال کے دوران بینکوں/ڈی ایف آئی کی جانب سے چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کی واجب الادا مالکاری 3.2 فیصد نمو کے ساتھ 30 جون 2015ء تک بڑھ کر 261 ارب روپے تک پہنچ گئی۔ تاہم، چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کے قرض گبروں کی تعداد میں سال کے دوران 14 فیصد کی مضبوط نمو ہوئی ہے۔ خاص طور پر، چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کے غیر فعال قرضے مثبت رجحانات ظاہر کر رہے تھے جن میں اس مدت کے دوران تقریباً 9 فیصد کی واقع ہوئی۔

پاکس 4.2: خرد مالکاری کو فروغ دینے کے اقدامات اور پیش رفت :

- مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے محتاطیہ ضوابط میں ترمیم : خرد مالکاری اداروں (ایم ایف بی) کی جانب سے سونے پر مبنی قرضے دینے کے بڑھتے ہوئے رجحان اور منسلک خطرات کا ادراک کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے خرد مالکاری اداروں کو ہدایت کی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ سونے کی سیکورٹی پرانے قرضے کا مجموعی اکتشاف ان کے خام قرضہ جزدان کے 35 فیصد سے متجاوز نہ ہو۔
- خرد مالکاری قرضہ ضمانت اسکیم (ایم جی ایف) : 15 ملین پاؤنڈ کی یہ سہولت اسٹیٹ بینک نے مالی شمولیت پروگرام کے تحت دسمبر 2008ء میں شروع کی تھی جس کا مقصد کمزور بینکوں کی جانب سے خرد مالکاری اداروں کو دیے گئے قرضوں کے خطرات کا جزوی احاطہ کرنا ہے۔ اب تک خرد مالکاری قرضہ ضمانت اسکیم کے تحت 46 ضمانتیں دی جا چکی ہیں جن سے خرد مالکاری اداروں کو کمزور بینکوں اور سرمایہ منڈیوں / خرد سرمایہ کاروں سے 16 ارب روپے جمع کرنے میں مدد ملی تا کہ وہ آگے 800,000 سے زائد خرد قرض گہروں کو قرضے فراہم کر سکیں۔
- ادارہ جاتی استحکام فنڈ (آئی ایس ایف) : اسٹیٹ بینک نے 6 ملین پاؤنڈ کی یہ سہولت خرد مالکاری شعبے کو ادارہ جاتی استحکام کے لیے گرانٹس کی فراہمی، بچتیں جمع کرنے کی حکمت عملیوں کی تیاری اور نفاذ، نظم و نسق اور اندرونی کنٹرول کے فرائض کو بہتر بنانے اور بلا دفتر بینکاری اقدامات شروع کرنے کے مقصد سے متعارف کرائی تھی۔ ادارہ جاتی استحکام فنڈ کے تحت خرد مالکاری شعبے کے 60 فیصد سے زائد حصے کی نمائندگی کرنے والے 15 خرد مالکاری اداروں اور بینکوں کے 26 منصوبوں کے لیے 703 ملین ڈالر کی گرانٹس منظور کی جا چکی ہیں۔
- مالی اختراع چیلنج فنڈ (ایف آئی سی ایف) کا پہلا مرحلہ : مالی اختراع چیلنج فنڈ کا پہلا مرحلہ جنوری 2011ء میں بلا دفتر بینکاری ماڈلز کے ذریعے مالی شمولیت کی حامل حکومت سے فرد (جی 2 پی) کو ادائیگیوں، کو فروغ دینے کے لیے شروع کیا گیا تھا۔ مالی اختراع چیلنج فنڈ اس مرحلے میں پنجاب پشن فنڈ، ایپلاز اولڈ ایج پیفٹ انسٹی ٹیوشن، یو بی ایل اور نادرا کے لیے متعدد پائلٹ منصوبوں کی اعانت کر رہا ہے تاکہ کسٹی اور با سہولت مالی شمولیت پر مبنی جی 2 پی ادائیگیوں کے لیے اختراعی طرز فکر اور صل اختیار کیے جاسکیں۔
- ملک گیر قرضہ خرد مالکاری کریڈٹ انفارمیشن بیورو کا قیام : اسٹیٹ بینک ملک گیر خرد مالکاری کے لیے مخصوص کریڈٹ انفارمیشن بیورو (ایم ایف سی آئی بی) کے قیام میں اعانت کر رہا ہے جس سے خرد مالکاری قرضے دینے والوں کو انتظام خطر کے نظام اور قابل عمل طریقے وضع کرنے میں مدد ملے گی اور کثیر قرض گیری اور قرضوں کی ناپیدائی کے خطرات کم ہو جائیں گے۔
- پاکستان کے خرد مالکاری شعبے کے لیے تحفظ صارف کی نگرانی اور نروں کے تعین میں شفافیت کے اقدامات : اسٹیٹ بینک پاکستان مائیکرو فنانس نیٹ ورک (پی ایم این) کے تعاون سے ان اقدامات کی اعانت کر رہا ہے جن کا مقصد صنعت کی سطح پر جامع تحفظ صارف کے لیے مداخلت ہے۔ ان اقدامات کے اہم مقاصد ایم ایف بی کے تحفظ صارف کے اقدامات کی نگرانی کرنا شامل ہے کہ آیا وہ صارفین کو پروڈکٹ کے نرخ اخذ کرنے اور اس کی اطلاع دینے کے مالی سطح پر تسلیم شدہ نشانوں اور معیارات سے ہم آہنگ ہیں یا نہیں۔
- اسٹیٹ بینک اور نادرا کے درمیان مفاہمت کی یادداشت پر دستخط : اسٹیٹ بینک اور نادرا کے درمیان مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے گئے تاکہ صنعت کی سطح پر پی سی ایف ایم والٹ کھانڈھولنے کے لیے بائیومیٹرک توثیق کی لاگت کو کم کر کے 10 روپے کر دیا جائے۔ اس اقدام سے بینکوں اور صارفین کی لین و دین کی لاگت میں کمی کے ساتھ ساتھ صارف کی شناخت اور توثیق کے طریقہ کار میں بہتری آئے گی جس کے نتیجے میں مو بائل فون کھانڈھولنے کی نمونہ ہوگی۔
- گیسٹ فاؤنڈیشن اور ڈی ایف آئی ڈی کے درمیان مفاہمت کی یادداشت : بل اور میڈیا گیسٹ فاؤنڈیشن اور ڈی ایف آئی ڈی کے درمیان مفاہمت کی ایک اور یادداشت پر دستخط کیے گئے تاکہ کار انداز پاکستان میں ڈیجیٹل مالی خدمات کا ایک ہیونٹ قائم کر سکے۔ یہ ایک نئی پہلی ہے اور پاکستان میں چھوٹے اور ترقی کرنے کا رو بار کو اعانت فراہم کرتی ہے۔
- ملک گیر خرد مالکاری اداروں میں اضافہ : سندھ تک محدود صوبائی خرد مالکاری بینک اپنا مائیکرو فنانس بینک کو ایک ملک گیر سطح کے خرد مالکاری بینک کا درجہ دے دیا گیا۔
- 'جاذب شمولیت نظاموں کی یکجہائی' پر ورکشاپ : اسٹیٹ بینک نے غریبوں کی اعانت کے مشاورتی گروپ (سی جی اے پی) کے اشتراک سے اکتوبر 2014ء میں ایک روزہ ورکشاپ منعقد کی تھی۔ اس کانفرنس کا مقصد سی جی اے پی کے زیر اہتمام مالی تحقیق کے مطالعے کے نتائج کا تبادلہ کرنا ہے۔ یہ تحقیق کھاتے سے کھاتے کے نظام کی یکجہائی، نظاموں کی یکجہائی کے ایجنٹ کس طرح مالی شمولیت میں معاونت کر سکتے ہیں، ادائیگی کے قومی انفراسٹرکچر کا مؤثر استعمال اور اہم کارڈوں جیسے موضوعات پر کی گئی۔
- بین الاقوامی بلا دفتر بینکاری کانفرنس : اسٹیٹ بینک نے غریبوں کی اعانت کے مشاورتی گروپ اور برطانیہ کے محکمہ برائے عالمی ترقی (ڈی ایف آئی ڈی) کے اشتراک سے بلا دفتر بینکاری پر ایک روزہ عالمی کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس میں حکومت، پالیسی مشاورت کے بین الاقوامی اداروں، مالی خدمات فراہم کرنے والوں، ٹیلی کام شعبے اور ادائیگی کی خدمات فراہم کرنے والے اداروں کے 280 سے زائد افراد نے شرکت کی تھی۔

4.4.1 چھوٹی و درمیانے درجے کی انٹرپرائز کی مالکاری کو فروغ دینے کے اہم اقدامات

محفوظ لین و دین اصلاحاتی فریم ورک (ایس ٹی آر ایف) کو تقویت دینا: محفوظ لین و دین اصلاحاتی فریم ورک میں ملک میں ایک محفوظ لین و دین رجسٹری دفتر کے قیام کے لیے ایک محفوظ جدید لین و دین کے قانون کی موجودگی پر زور دیا گیا ہے۔ یہ دفتر ایس ایم ای قرض گہروں کے منقولہ اثاثوں کے چارج کا اندراج کرے گا تاکہ انہیں اپنے اثاثوں پر بینکوں سے قرضے کے حصول میں سہولت مہیا کی جاسکے۔ اس لحاظ سے اسٹیٹ بینک نے دیگر فریقوں کی مشاورت سے محفوظ لین و دین کا ایک مسودہ قانون تیار کر کے حکومت پاکستان کو بھیج دیا ہے تاکہ وہ اسے منظوری کے لیے پارلیمنٹ کے سامنے پیش کر سکے۔ اس کے نفاذ کے بعد حکومت پاکستان ایک ضمانتی رجسٹری قائم کرے گی۔

بینک کی جانب سے قلیل ازین متعارف کردہ مالکاری اسکیموں میں نمو

بینک نے ماضی میں شروع کی گئی مالکاری اسکیموں کو یکجا کیا جس کی اہم جھلکیوں کو ذیل میں دیا گیا ہے :

- چھوٹی و دیہی انٹرپرائز کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم (سی جی ایس) : قرضہ ضمانت اسکیم 2010ء میں متعارف کرائی گئی تھی جس میں 16 شرکتی مالی ادارے (پی ایف آئیر) شامل تھے جن کے لیے 18.4 ارب روپے کے قرضہ جاتی اکتشاف کی حدود مختص تھیں۔

- اسٹیٹ بینک کی نو مالکاری سہولتیں : برآمد کنندگان کی مالی لاگت میں کمی اور ملک کی مجموعی برآمدات کو تقویت دینے کے لیے قلیل مدتی اور طویل مدتی مالکاری اسکیموں پر مارک اپ کی شرحوں میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ کے مطابق کمی کی گئی۔

• برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) : ای ایف ایس کے تحت واجب الادا مالکاری میں 19.1 فیصد اضافہ ہوا جو 191.1 ارب روپے تھی۔ اس کا اہم سبب برآمدی مالکاری اسکیم کے مارک اپ کی شرحوں میں کمی تھی۔

• طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) : سال کے اختتام تک طویل مدتی مالکاری سہولت کے تحت واجب الادا مالکاری 39.8 ارب روپے (390 قرض گیر) تھی۔ ٹیکسٹائل کا شعبہ اس سہولت کا سب سے بڑا وصول کنندہ ہے جس کے 317 قرض گیروں کا حصہ 60 فیصد سے زائد ہے۔

4.5 مکاناتی مالکاری کی منڈی

بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کا مکاناتی مالکاری کا جزدان 12.50 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 59 ارب روپے ہو گیا جو گزشتہ برس 52.5 ارب روپے تھا۔ جس سے بینکوں/ترقیاتی مالی اداروں کے مکاناتی مالکاری کے جزدان میں 6.5 ارب روپے کا متاثر کن اضافہ ہوا۔ سال کے دوران مکانات کے شعبے میں رقوم کی مجموعی تقسیم 14.25 ارب روپے رہی جو گزشتہ 5 برسوں میں بلند ترین سطح ہے۔ ایک اور حوصلہ افزا رجحان غیر فعال قرضوں کا جون 2014ء کے 14.25 ارب روپے سے گر کر جون 2015ء میں 13.51 ارب روپے پر آنا ہے جو 13.75 فیصد کی سال بسال کی کو ظاہر کرتا ہے۔ حالیہ پست مارک اپ کے ماحول میں بنیادی رہن منڈی کو مزید فروغ ملے گا اور یہ اپنا حجم بڑھانے کے قابل ہو سکے گی جو اس وقت خطے میں پست ترین سطح پر ہے۔

4.5.1 مکاناتی مالکاری کو فروغ دینے کے اہم اقدامات

پاکستان رہن نو مالکاری کمپنی کی انکارپوریشن (پی ایم آر سی) پاکستان رہن نو مالکاری کمپنی پر کشش شرحوں پر طویل مدتی فنڈنگ کے ایک محفوظ ذریعے کا کام انجام دے گی۔ مئی 2015ء میں پاکستان رہن نو مالکاری کمپنی کو ایس ای سی پی کے ساتھ انکارپوریت کیا گیا۔ حکومت پاکستان پہلے ہی اس مد میں 1.2 ارب روپے کی ایکویٹی کا حصہ دے چکی ہے جبکہ مالی ادارے پاکستان رہن نو مالکاری کمپنی میں اپنی ایکویٹی کے حصے کا ادخال کرنے کے عمل میں ہیں۔ مزید برآں، کثیرفریقی اداروں کو بھی پاکستان رہن نو مالکاری کمپنی کی ایکویٹی میں شریک ہونے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔

مکاناتی مالکاری کا تشخیصی سروے

اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں مکاناتی مالکاری کا ایک تشخیصی سروے شروع کیا ہے۔ یہ سروے برطانیہ کے محکمہ برائے بین الاقوامی ترقی (ڈی ایف آئی ڈی) کے اشتراک سے منعقد کیا جا رہا ہے۔ یہ قومی سطح کا ایک سروے ہے جس میں پاکستان کے اہم شہری اور دیہی علاقوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ سروے کا مقصد طلب و رسد کے مسائل کا مزید جائزہ لینا ہے جو ملک میں مکاناتی مالکاری کی نمو میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

بینکاری عدالتوں کے ججوں کی استعداد کاری

پاکستان میں مکاناتی مالکاری میں بینکاری عدالتوں کو اہم فریق کی حیثیت حاصل ہے۔ اس حقیقت کا ادراک کرتے ہوئے اور رہن بینکاری صنعت میں استعداد کاری اقدامات کے تسلسل کے طور پر اسٹیٹ بینک نے وزارت قانون و انصاف و انسانی حقوق کے تعاون سے اسلام آباد میں بینکاری عدالت کے ججوں کا ایک تربیتی سیشن منعقد کیا۔ اس تربیتی سیشن میں بینکاری عدالتوں کے 24 ججوں نے شرکت کی جس میں سہولت کار کے فرائض، مکاناتی مالکاری قوانین، ضوابط اور مصنوعات کے ایک ماہر نے انجام دیے تھے۔ آئندہ بینکاروں، بینکاری عدالتوں کے ججوں اور اسٹیٹ بینک پر مشتمل ایک مشترکہ پلیٹ فارم تشکیل دیا جا رہا ہے جو نہ صرف مکاناتی مالکاری کے سقوط استحقاق (foreclosure) کے مقدمات کے بروقت حل کے لیے کام کرے گا بلکہ مکاناتی مالکاری کی نمو کو متاثر کرنے والی موجودہ قانونی رکاوٹیں دور کرنے کے اختراعی طریقے بھی تجویز کرے گا۔

سسٹم مکانات اور رہن مالکاری پر بین الاقوامی کانفرنس

اس کانفرنس میں مالی اداروں، حکومتی محکمہ جات، کثیرفریقی اور عالمی ماہرین سمیت مختلف اداروں کے 300 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کا مرکزی خیال پاکستان میں سستے مکانات اور رہن مالکاری کی فراہمی میں درپیش مسائل کا حل تلاش کرنا تھا۔

سقوط استحقاق کے قانون میں ترامیم

پاکستان میں مکاناتی مالکاری کو مزید تقویت دینے کے لیے مالی اداروں کی بحالی کے آرڈیننس (ایف آئی آراو) میں ضروری ترامیم تجویز کی گئی ہیں۔ اس اقدام کا مقصد دفعہ 15 کی تنسیخ سے پیدا ہونے والے خلا کو پر کرنا ہے جس کے تحت مالی اداروں کو عدالت سے رجوع کیے بغیر کسی رہن شدہ جائیداد کے سقوط استحقاق کا اختیار دیا گیا تھا۔

مکاناتی مالکاری پر بینکاری صنعت کی استعداد کاری

پاکستان میں فی الوقت مکاناتی مالکاری ابتدائی مراحل سے گزر رہی ہے اور مکاناتی مالکاری کے پیشہ ور افراد کی صلاحیت بڑھانے کے لیے سخت تربیتی اقدامات درکار ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے مکاناتی مالکاری کی صنعت کی استعداد کاری کو اپنی ترجیحات میں شامل رکھا ہے۔ سال کے دوران مقامی بینکاروں کو مکاناتی مالکاری کا لین دین کرنے کے لیے درکار مہارت کی فراہمی کے لیے کراچی، لاہور اور اسلام آباد میں تربیتی پروگرام/ ورکشاپس منعقد کی گئیں۔ رواں سال مکاناتی مالکاری کے مختلف پہلوؤں پر 90 سے زائد بینکاروں کو تربیت دی گئی ہے جس کے سیشنز میں سہولت کاری کے فرائض مکاناتی مالکاری کے مقامی و بین الاقوامی ماہرین نے انجام دیے تھے۔

4.6 انفراسٹرکچر مالکاری کی منڈی

پیداوار، بیت اور معاشی نمو میں بہتری کے ذریعے انفراسٹرکچر کسی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بجلی، پانی کی فراہمی، نکاسی آب اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں کے معیار اور خدمت کے دائرہ کار میں بہتری سے عوام کے معیار زندگی کو بلند بنانے میں مدد ملتی ہے۔ سال کے دوران بینکوں کی انفراسٹرکچر مالکاری میں 19.1 فیصد نمو ہوئی جس کی وجوہات میں مجموعی معاشی نمو، پست شرح ہائے سود اور اسٹیٹ بینک کے اقدامات شامل ہیں۔ انفراسٹرکچر منصوبوں کا واجب الادا قرضہ سال کے آخر تک 328.7 ارب روپے تھا۔ ٹیلی کام، بجلی کی پیداوار، تیل و گیس اور سڑک، پل اور فلاحی اور کے شعبوں میں سال کے دوران نمو دیکھی گئی۔

باکس 4.3: پاکستان میں سبز بینکاری

سبز بینکاری پر نظریاتی مضمون : سبز اور پائیدار بینکاری میں بینکاری روایات کو نئی سمت دینے کا تصور دیا گیا ہے تاکہ بینکوں کے آپریشنز اور مصنوعات/ خدمات میں وسائل کی کارکردگی، قابل تجدید توانائی اور ماحولیاتی تحفظ کو شامل کیا جا سکے۔ اس تصور کے مطابق اسٹیٹ بینک کی جانب سے سبز بینکاری پر ایک نظریاتی مضمون تیار کیا گیا جس میں مستقبل کے اقدامات کے لیے متعدد تجاویز دی گئی ہیں۔

اسٹیٹ بینک میں سبز بینکاری یونٹ کا قیام : اسٹیٹ بینک نے سبز بینکاری کا ایک یونٹ قائم کیا ہے جس کا مقصد سبز بینکاری پر اپنے اقدامات کو مربوط بنانا اور اسے فروغ دینا ہے۔ یہ یونٹ مشترکہ اقدامات کی تجاویز تیار کرنے کے لیے کثیر فریقی انجینئروں کے ساتھ تعاون بڑھا رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے آئی ایف سی کے پائیدار بینکاری نیٹ ورک (این بی این) میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ یہ بینکاری ضابطہ کاروں کی ایک عالمی تنظیم ہے جو پائیدار بینکاری پر معلومات کے تبادلے اور سوجھ بوجھ بڑھانے کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ اسٹیٹ بینک، بینکوں/ ڈی ایف آئیز میں ماحولیاتی و سماجی خطرے کے انتظام پر ہونے والے ایک سروے کے لیے آئی ایف سی سے تعاون کر رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک، جی آئی زیڈ کے ساتھ مل کر بینکوں/ ڈی ایف آئیز، توانائی کی خدمات فراہم کرنے والی کمپنیوں اور ممکنہ سرمایہ کاروں کے لیے سبز بینکاری کے رہنما خطوط اور قابل تجدید توانائی/ توانائی کی کارکردگی بڑھانے کی مالکاری اور سبز بینکاری کے متعلق آگاہی/ تربیتی پروگرام کی تیاری پر کام کر رہا ہے۔

سبز ماحولیاتی فنڈ : اقوام متحدہ کے ماحولیاتی تبدیلی پر فریم ورک کنونشن کے قائم کردہ سبز ماحولیاتی فنڈ کو ماحول سے متعلق اقدامات کی عالمی کوششوں میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس فنڈ کے تحت بینکوں/ ڈی ایف آئیز کے ماحول سے متعلق منصوبوں کے لیے بین الاقوامی فنڈنگ کا راستہ کھل سکتا ہے۔ اس کے مطابق اسٹیٹ بینک جی ایف کے تحت تسلیم شدہ ادارہ برائے قومی عملدرآمد (اے این آئی) کے طور پر بینک/ ڈی ایف آئی کو منتخب کرنے کے امکان پر غور کر رہا ہے۔